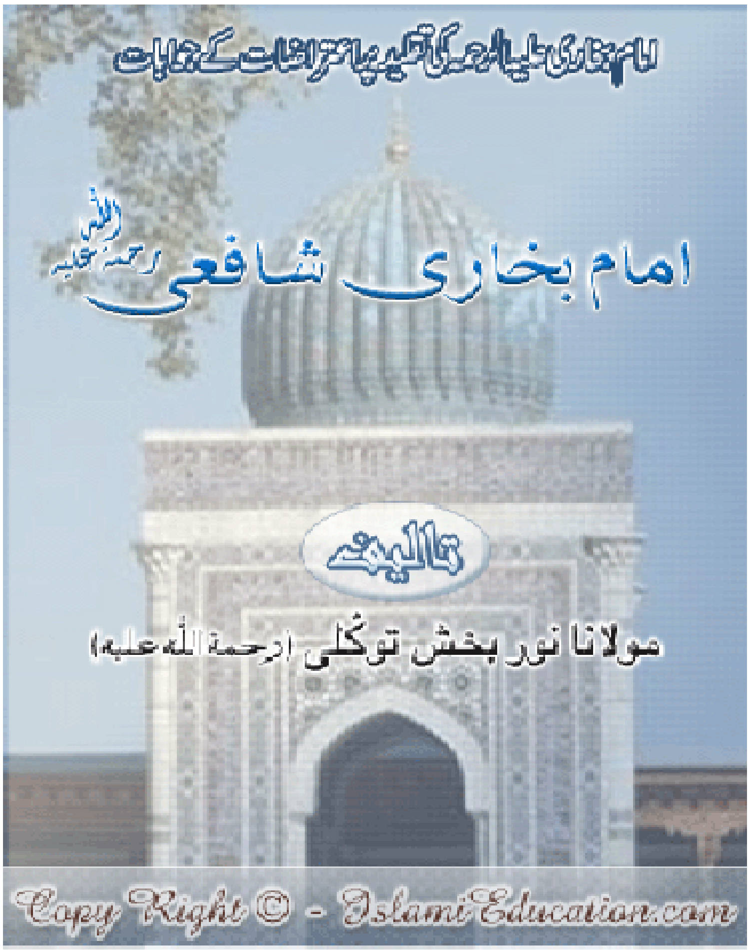

امام بخاری شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ

مولانا نور بخش توکّلی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۹۴۸ء)

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین و الصلوۃ و السلام

علی سیّدنا ومولانا محمد و علی آلہٖ و اصحابہٖ و اتباعہٖ اجمعین

امابعد فقیر توکّلی ناظرین کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ اس زمانۂ پُرفتن میں فرقوں کی کثرت ہے اور ہر فرقہ یہی دعویٰ کرتا ہے کہ ہم حق پر ہیں، باقی سب گمراہ ہیں، لہٰذا اگر سوال کیا جائے کہ ان میں سے اہل سنت و جماعت کون ہیں؟ تو جواب ہوگا کہ مقلدینِ ائمہ اربعہ رحمہم اللہ تعالیٰ، غیر مقلدین اس جواب سے بہت پیچ و تاب کھاتے ہیں کیونکہ وہ تقلید ائمہ عظام بالخصوص تقلید سیدنا ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہت برے الفاظ سے یاد کرتے ہیں اور امام صاحب کو بُرا بھلا کہتے رہتے ہیں، یہ لوگ بڑے نادان ہیں کہ اس طرح اپنی نیکیاں امام صاحب کے نامہ اعمال میں درج کراتے رہتے ہیں، امام صاحب کی طرح کئی اور بزرگ بھی ہیں کہ جن کے نامہ اعمال میں وصال کے بعد نیکیوں کا

اضافہ ہوتا رہتا ہے، چنانچہ حضرات خلفائے اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نامۂ اعمال کو رافضیوں اور خارجیوں نے جاری رکھا ہے اور صوفیاء کرام میں حضور غوث پاک سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانی اور شیخ اکبر اور منصور حلاّج وغیرہ کے نامۂ اعمال بھی جاری ہیں، کاش غیر مقلدین اس پر غور کریں، اگر فقط حافظِ حدیث بننے سے کام چل سکتا ہے تو مؤلفینِ صحاح ستّہ رحمہم اللہ تعالیٰ کیوں تقلید اختیار فرماتے؟ جب غیر مقلدوں سے اس کا کوئی معقول جواب نہیں بن پڑتا تو گھبراہٹ میں کبھی تو بزرگانِ دین کے حق میں دریدہ دہنی کرنے لگتے ہیں اور کبھی ان مؤلفین بالخصوص امام بخاری کی نسبت یوں گویا ہوتے ہیں کہ وہ شافعی نہ تھے بلکہ مجتہد مستقل تھے، لہٰذا ان اوراق میں خصوصیت سے امام بخاری کے مقلد ہونے کی بحث درج کی جاتی ہے، واللہ ھو المستعان وعلیہ التکلان۔

کچھ عرصہ ہوا کہ اخبار ''اہل فقہ'' امرتسر میں بعض علمائے احناف نے امام بخاری اور ان کی ''صحیح'' پر مضامین لکھے جو ایک کتاب کی شکل میں مرتب ہو کر ''الجرح علی البخاری'' کے نام سے موسوم ہوئے، اس کے جواب میں مولوی حاجی محمد ابوالقاسم بنارسی نے ''حل مشکلات بخاری'' شائع کی، لہٰذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس بحث کے متعلق جو کچھ مولوی ڈاکٹر سیّد عمر کریم عظیم آبادی کی طرف سے اوّل الذکر میں اور بنارسی کی طرف سے مؤخر الذکر کتاب میں مذکور ہے، اسے نقل کردوں، اس نقل میں بغرض اختصار سیّد صاحب کے مضمون کو قال العظیم آبادی سے اور اس کے جواب کو قال البنارسی سے شروع کیا جاتا ہے اور جواب الجواب اقول سے مزین ہوتا ہے۔

قال العظیم آبادی

اس زمانہ میں بخاری پرستوں نے جہاں کتاب بخاری کا درجہ قرآن شریف سے بڑھا دیا وہاں امام بخاری کو مجتہد مطلق بھی بنا دیا ہے حالانکہ یہ پکے اور متعصب شافعی المذہب تھے، اور اس کا ثبوت دو طریقہ سے ہوسکتا ہے، ایک کسی مستند شخص کے قول سے اس کو ثابت کرنا، دوسرا یہ امر دکھلانا کہ ان میں اجتہاد کی قوت مطلق نہ تھی، اور ایسی حالت میں ان کو سوائے مقلد ہونے کے کوئی چارۂ کار نہ تھا، امر اوّل کا ثبوت یہ ہے کہ قسطلانی شرح بخاری مطبوعہ مصر، جلد ا، ص ۳۲ میں ہے قال التاج السبکی ذکرہ العینی یعنی البخاری ابو عاصم فی طبقات اصحابنا الشافعیۃ:

ترجمہ۔ ''کہا تاج الدین سبکی نے کہ ابو عاصم نے بخاری کو شافعیوں کے زمرہ (کلاس) میں ذکر کیا ہے''۔

پس قول مذکورہ بالا سے جس میں قسطلانی نے تاج الدین سُبکی کے اور تاج الدین سبکی نے ابو رعاصم کے قول کو

نقل کیا ہے، یہ امر بخوبی پایۂ ثبوت کو پہنچ گیا کہ امام بخاری شافعی المذہب تھے اور چونکہ یہ تینوں (امام قسطلانی، تاج الدین سبکی، ابو عاصم) اکابر محدّثین اور ائمہ دین میں سے ہیں، اسی واسطے ان سب کا قول سرسری نظر سے نہیں دیکھا جاسکتا اور یہ قول اس وقت اور بھی زیادہ قابل قبول کے ہو جاتا ہے جب یہ دیکھا جاتا ہے کہ یہ تینوں اشخاص مذکورہ بالا بھی شافعی المذہب تھے۔ (الجرح علی البخاری، جلد ۱، ص ۴)

قال البنارسی

اس قول میں صرف ابو عاصم شاذ ہے اور آپ کا سے تین شخصوں کا مذہب سمجھنا (قسطلانی، تاج الدین سبکی، ابو عاصم) غلط ہے، کیونکہ قسطلانی وسبکی صرف ناقل ہیں اور یہ امر بدیہی ہے کہ نقلِ امر اس بات کو مستلزم نہیں کہ ناقل کے نزدیک بھی صحیح ہو، کیا آپ نے نہیں سنا؟ نقل کفر کفر نباشد، باقی رہے صرف ابو عاصم، ان کا قول ایسا ہی ہے جیسا کہ امام احمد بن حنبل کو بھی مصنف طبقاتِ شافعیہ والے نے شافعیوں میں شمار کر دیا ہے حالانکہ وہ خود صاحبِ مذہب مستقل ہیں، ورنہ لازم آئے گا کہ حنبلی وشافعی ایک ہی ہیں حالانکہ یہ غلط ہے، پس جیسا کہ امام احمد، شافعی نہیں ہو سکتے، امام بخاری بھی نہیں ہو سکتے، ابو عاصم نے صرف توافق فی المسائل کی بنا پر ایسا کہا ہے ورنہ امام بخاری مجتہد مستقل تھے جیسا کہ علّامہ اسمٰعیل عجلونی شامی حنفی ''الفوائد الدراری'' میں لکھتے ہیں کہ:

کان مجتهدا مطلقا واختاره السخاوی قال والمیل بکونه مجتهد امطلقا صرح بهٖ تقی الدین بن تیمیه فقال انه امام فی الفقه من اهل الاجتهادانتهیٰ (الفوائد الدراری)

''امام بخاری مجتہد مطلق تھے اور اس کو سخاوی نے اختیار کیا اور ترجیح دیا ہے کہ امام بخاری مجتہد مطلق تھے، اس کی تصریح ابن تیمیہ نے بھی فرمائی ہے کہ امام بخاری فقہ کے امام اور اہل اجتہاد سے تھے''۔

پس جب امام بخاری کا مجتہد ہونا ثابت ہے تو یہ بدیہی ہے کہ مجتہد مقلد نہیں ہوتا، لہٰذا امام بخاری امام شافعی کے مقلد ہرگز نہیں ہو سکتے جس کی مفصل بحث میں نے اپنے رسالہ ''الرتح القیم'' ص ۳، ۴ و ''العرجون القدیم'' ص ۱۲ تا ۱۴ میں کی ہے، پس امام بخاری کے مجتہد ہونے کے ثبوت کے لئے جو دو طریقے آپ نے اختیار کئے تھے (۱) کسی مستند شخص کے قول سے ثابت کرنا، یہ ثابت نہ ہو سکا بلکہ بخلاف اس کے ان کا مجتہد ہونا ثابت ہو گیا۔ (حل مشکلات بخاری، حصہ اوّل، ص ۲۸ تا ۲۹)

اقول (علامہ توکلی فرماتے ہیں)

قاضی ابو عاصم العبادی کی پیدائش ۳۵۷ھ میں اور وصال ۴۵۸ھ میں ہے، شیخ الاسلام تاج الدین سبکی ان کے حال میں لکھتے ہیں کان اماما جلیلا حافظا للمذهب بحرا یتدفق بالعلم (طبقات الشافعیه الکبریٰ، جز ثالث، ص ۴۲) یعنی ابو عاصم العبادی امام جلیل اور مذہب کے حافظ اور سمندر تھے کہ علم بہار ہے تھے انتہیٰ، امام بکاری رحمہ اللہ تعالیٰ کا وصال ۲۵۶ھ میں ہے، اب غور کیجئے کہ جو بزرگ امام بخاری کے قریباً سَو برس بعد پیدا ہوا اور خود شافعی، کہ مذہب شافعی کا حافظ تھا وہ اپنی کتاب طبقات میں جو اسی بارے میں ہے کہ فقہاء و محدثین میں سے کون کون سے شافعی المذہب گزرے ہیں امام بخاری کو زمرۂ شافعیہ میں شمار کررہا ہے، پھر اس کے بعد اس بزرگ کی تائید پر تائید ہورہی ہے، ایسے بزرگ کے قول کو بنارسی چودھویں صدی میں بلا سند شاذ بتا رہا ہے اور تائید کنندگان کو محض ناقل غلط خیال کررہا ہے، العجب ثم العجب، امام سبکی امام بخاری کے ترجمہ میں تحریر فرماتے ہیں:

ذکر ابو عاصم العبادی ابا عبداللہ فی کتاب الطبقات وقال سمع من الزعفرانی وابی ثور والکرابیسی (قلت) وتفقه علی حمیدی و کلهم من اصحاب الشافعی (طبقات الشافعیه، جز ثانی، ص ۴)

ترجمہ۔ ابو عاصم العبادی نے ابو عبداللہ (امام بخاری) کو اپنی کتاب طبقات شافعیہ میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ امام بخاری نے زعفرانی اور ابو ثور اور کرابیسی سے سماع کیا ہے (میں کہتا ہوں) کہ امام بخاری نے امام حمیدی سے فقہ سیکھی اور یہ سب امام شافعی کے شاگردوں میں سے ہیں، انتہیٰ۔

غور کیجئے یہاں امام سبکی کس طرح امام ابو عاصم کی تائید کررہے ہیں؟ گویا فرمارہے ہیں کہ امام بخاری واقعی زمرۂ شافعیہ میں ہیں کیونکہ انہوں نے فقہ امام حمیدی (متوفی ماہ شوال ۲۱۹ھ) سے پڑھی ہے اور امام زعفرانی اور ابو ثور اور کرابیسی اور حمیدی سب شافعی مذہب اور امام شافعی کے شاگرد ہیں، امام سبکی دوسری جگہ امام بخاری کے استادوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: و (سمع) بمکة عن الحمیدی وعلیه تفقه عن الشافعی (طبقات الشافعیه، جز ثانی، ص ۳) یعنی امام بخاری نے مکہ مشرفہ میں امام حمیدی سے سماع حدیث کیا اور انہی سے فقہ پڑھی انتہیٰ، اور امام حمیدی کے ترجمہ میں ہے: روی عن الشافعی وتفقه به (طبقات الشافعیه، جز اوّل، ص ۲۶۳) یعنی امام حمیدی نے امام شافعی سے حدیث روایت کی اور انہی سے فقہ پڑھی انتہیٰ،

پس ظاہر ہے کہ امام بخاری فقہ شافعیہ میں امام حمیدی کے شاگرد ہیں اور امام حمیدی امام شافعی کے شاگرد ہیں، غرض امام تاج سبکی شافعی (متوفی ۷۷۱ھ) نے ابو عاصم کی تائید مدلّل طور کردی اور علامہ قسطلانی شافعی

(متوفی ۹۲۳ھ) نے امام سبکی کے قول کو نقل کر کے برقرار رکھا لہذا یہ تائید پر تائید ہوگئی، شافعیہ کے علاوہ حنفیہ کرام کثر اللہ سوادھم بھی امام بخاری کو شافعی المذہب جانتے ہیں چنانچہ علامہ ازنیقی حنفی نے جو آٹھویں صدی ہجری میں ہوئے ہیں اپنی کتاب ''مدینۃ العلوم'' میں امام بخاری کو زمرۂ شافعیہ میں شمار کیا ہے اور نواب صدیق حسن خاں بھوپالی نے مدینۃ العلوم کی عبارت کو یوں نقل کیا ہے:

فلنذكر بعد ذٰلك نبذا من ائمة الشافعية ليكون الكتاب كامل الطرفين حائز الشرفين وهؤلاء صنفان احد هما من تشرف بصحبة الامام الشافعي و الآخرمن تلاهم من الائمة اما الاول فمنهم احمد خالد الخلال ابو جعفر البغدادى ...... واما الصنف الثانى فمنهم محمد بن ادريس ابو حاتم رازى و محمد بن اسمٰعيل البخارى و محمد بن على الحكيم الترمذى الخ (ابجد العلوم، ص ۸۱۱)

ترجمہ۔ہمیں چاہئے کہ اس کے بعد (یعنی ائمہ حنفیہ کے بعد) ائمہ شافعیہ کا کچھ ذکر کریں تا کہ ہماری کتاب دو طرف کی کامل اور دو شرف کی جامع بن جائے اور ائمہ شافعیہ دو قسم کے ہیں، ایک تو وہ جنہیں امام شافعی کی صحبت کا شرف حاصل ہے اور دوسرے وہ ائمہ جو ان کے بعد آئے پہلی قسم میں سے احمد خالد الخلال ابو جعفر بغدادی ...... ہیں اور دوسری قسم میں سے محمد بن ادریس ابو حاتم رازی اور محمد بن اسمٰعیل بخاری اور محمد بن علی حکیم ترمذی ہیں انتہیٰ۔

بنارسی کا قول کہ امام سبکی نے طبقات میں امام احمد بن حنبل کو بھی شافعیوں میں شمار کر دیا ہے، درست نہیں، بنارسی نے شاید طبقات کو دیکھا نہیں ورنہ ایسا نہ لکھتا، تاج سبکی نے امام احمد بن حنبل کو طبقہ اولیٰ میں شمار کیا ہے اور ان کے الفاظ یہ ہیں:

''الطبقه الاولىٰ فى الذين جالسوا الشافعى'' (طبقات ، جز اوّل، ص ۱۸۶)

''یعنی پہلا طبقہ ان لوگوں کے ذکر میں ہے جنہوں نے امام شافعی کے ساتھ مجالست کی''

چونکہ امام احمد بن حنبل شافعی کے شاگرد ہیں لہذا طبقۂ اولیٰ میں ان کا ذکر کیا گیا مگر ساتھ ہی بتلا دیا ہے کہ وہ مجتہد مستقل صاحب مذہب ہیں، چنانچہ تاج سبکی کے الفاظ یہ ہیں:

هو الامام الجليل ابو عبدالله الشيبانى المروزى ثم البغدادى صاحب المذهب (طبقات، جز اوّل، ص ۱۹۹)

امام تاج سبکی نے امام بخاری کو دوسرے طبقہ میں ذکر کیا ہے جس کی نسبت یوں فرماتے ہیں الطبقة الثانية فيمن توفى بعد المائتين ممن لم يصحب الشافعى و انما اقتفى اثره و اكتفى بمن استطلع خبره

واصطفیٰ طریقه الذی اطلع فی دیاجی الشکوك قمره (طبقات، جز اوّل، ص ۲۸۵)

ترجمہ۔ ”دوسرا طبقہ ان لوگوں کے ذکر میں ہے جن کی وفات ۲۰۰ھ کے بعد ہوئی اور امام شافعی کی صحبت ان کو میسر نہیں ہوئی اور جنہوں نے صرف امام شافعی کے طریق کا اتباع کیا اور کفایت کی انہی شخصوں پر جنہوں نے امام شافعی کا حال دیکھا اور اختیار کیا امام شافعی کا طریقہ جس کا چاند شکوک کی تاریکیوں میں ظاہر ہوا“۔

پس امام بخاری کا مقلّد ہونا ثابت ہو گیا۔

بنارسی نے امام بخاری کو مجتہد مستقل ثابت کرنے کے لئے علامہ اسمٰعیل عجلونی کا قول نقل کیا ہے مگر اس سے بنارسی کا مدعا ثابت نہیں ہوتا کیونکہ مجتہد مطلق دو قسم ہوتا ہے، ایک مستقل، دوسرے منتسب، چنانچہ شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”واعلم ان المجتهد المطلق من جمع خمسة من العلوم...... ثم اعلم ان هذا المجتهد قد یکون مستقلا وقد یکون منتسبا الی المستقل والمستقل من امتاز عن سائر المجتهدین بثلاث خصال کما تریٰ فی الشافعی احد ها ان یتصرف فی الاصول والقواعد التی یستنبط منها الفقه ......وثانیها ان یجمع الاحادیث والاثار فیحصل احکامها ویتنبه لما خذ الفقه مجها ویجمع مخلتفها ویرجع بعضها علیٰ بعض ویعین بعض محتملها وذٰلك قریب من ثلثی علم الشافعی فی مانری والله اعلم

وثلثها ان یضرّع التفاریع التی ترد علیه مما لم یسبق بالجواب فیه من القرون المشهود لها بالخیر وبالجملة فیکون کثیر التصرفات فی هذه الخصال فائقا علیٰ اقرانه سابقاً فی حلبة رهانه مبرزا فی میدانه وخصلة رابعة تتلوها وهی ان ینزل له القبول من السماء فیقبل الیٰ علمه جماعان من العلماء من المفسرین والمحدثین الاصولیین وحفاظ کتب الفقه ویمضی علیٰ ذٰلك القبول والاقبال قرون متداولة حتی یدخل ذٰلك فی صمیم القلوب والمجتهد المطلق المنتسب هو المقتدی المسلم له فی المذهب هو الذی سلم من الاولیٰ والثانیة وجریٰ مجراه فی التفریع علیٰ منهاج تفاریعه“۔

ترجمہ۔ اور جاننا چاہئے کہ مجتہد مطلق وہ ہے جو پانچ علموں کا حاوی ہو...... پھر یہ معلوم کرو کہ یہ مجتہد مستقل ہوتا

ہے اور کبھی منسوب بہ مستقل، اور مجتہد مستقل وہ ہے کہ باقی مجتہدوں سے تین باتوں میں امتیاز رکھتا ہے ہو جیسے یہ بات امام شافعی میں ظاہر دیکھتے ہو۔

اوّل۔ یہ کہ ان اصول وقواعد میں جن سے فقہ کا استنباط ہوتا ہے، تصرف کرے۔

دوم۔ دوسری بات مجتہد مستقل کی یہ ہے کہ احادیث اور آثار کو جمع کرے اور ان کے احکام کو بہم پہنچادے اور ان میں سے مآخذِ فقہ پر واقف ہو اور ان میں سے مختلف کی تطبیق کرے اور بعض کو بعض پر ترجیح دے اور بعض احتمالات کو معیّن کرے اور یہ بات ہمارے خیال میں علمِ امام شافعی کے دوتہائی کے قریب ہے۔ واللہ اعلم۔

سوم۔ تیسری بات مجتہد مستقل کی یہ ہے کہ جو مسائل اس پر ایسے پیش ہوں جن کا جواب پہلے نہیں ہوا یعنی تینوں قرنوں میں جن کے بہتر ہونے کی شہادت ہو چکی ہے ان مسائل کی تفریعات نکالے یعنی جواب دے، حاصل یہ کہ ان تینوں باتوں میں اس کا بہت سا تصرف ہو اور اس میں اپنے ہمسروں پر فوقیت اور میدان مسابقت میں گوئے سبقت رکھتا ہو اور اس معرکہ میں سب سے بڑھا ہوا ہو، اور تین باتوں کے بعد چوتھی بات ان سے لگی ہوئی یہ ہے کہ اس کے لئے مقبول ہونا آسمان سے اترے کہ اس کے علم کی طرف علمائے مفسرین اور محدثین اور ارباب اصول اور کتب فقہ کے حافظ گروہ جھک پڑیں اور اس مقبولیت اور علماء کے متوجہ ہونے پر زمانہائے دراز گزر جائیں، یہاں تک کہ یہ قبول دلوں کی تہ میں گھس جائے، اور مجتہد مطلق منتسب وہ پیروی کرنے والا ہے کہ مجتہد مستقل کی اوّل بات کو مانتا ہے اور دوسری بات میں اس کی روش اختیار کرتا ہے، اور مجتہد فی المذہب وہ ہے جو مجتہد مستقل کی پہلی اور دوسری بات مانتا ہے اور تیسری بات میں یعنی تفریع مسائل میں اس کی چال چلتا ہے۔ (انصاف مع ترجمہ اُردو بنام کشّاف، مطبوعہ مجتبائی دہلی ص ۷۱ تا ۷۴، نیز دیکھو عقد الجید مع ترجمہ اُردو، ص ۱۰)

اب دیکھنا یہ ہے کہ علامہ عجلونی نے جو امام بخاری کو مجتہد مطلق لکھا ہے اس سے ان کی مراد کون سی قسم ہے؟ میں بڑے زور سے کہتا ہوں کہ علامہ عجلونی یا کسی اور کی یہ ہرگز مراد نہیں کہ امام بخاری مجتہد مستقل تھے ومن قال به فعليه البيان۔

ابن زیاد شافعی یمنی علامہ سیوطی (متوفی ۹۱۱ھ) کے قول (کہ ابن جریر کے سوا اجتہاد مستقل کے درجہ کو کوئی نہیں پہنچا) کی تردید کرتے ہوئے اپنے فتاویٰ میں یوں لکھتے ہیں:

"كلامه يقتضى ان ابن جرير لا يعد شافعيا وهو مردود فقد قال الرافعي فى اوّل كتاب الزكوٰة من الشرح تفرد ابن جرير لا يعد وجها فى مذهبنا و ان كان معدودافى طبقات اصحاب

الشافعی قال النووی فی التھذیب ذکرہ ابو عاصم العبادی فی الفقہاء الشافعیہ وقال ھو من افراد علمائنا واخذ فقہ الشافعی علی الربیع المرادی والحسن الزعفرانی انتھیٰ

ومعنی انتسابہ الی الشافعی انہ جریٰ علی طریقتہ فی الاجتھاد واستقراء الادلۃ وترتیب بعجھا علی بعض ووافق اجتھادہ اجتھادہ واذا خالف احیاناً لم یبال بالمخالفۃ ولم یخرج عن طریقتہ الافی مسائل وذالک لا یقدح فی دخولہ فی مذھب الشافعی ومن ھذا القبیل محمد بن اسمٰعیل البخاری فانہ معدود فی طبقات الشافعیۃ وممن ذکرہ فی طبقات الشافعیۃ الشیخ تاج الدین السبکی وقال انہ تفقہ بالحمیدی والحمیدی تفقہ بالشافعی واستدل شیخنا العلامۃ علی ادخال البخاری فی الشافعیۃ بذکرہ فی طبقاتھم وکلام النووی الذی ذکرناہ شاھدلہ''۔

ترجمہ۔ سیوطی کا کلام اس بات کا مقتضی ہے کہ ابن جریر طبری کو شافعی شمار نہ کیا جائے اور اس کا یہ کلام مسلّم نہیں کیونکہ رافعی نے شروع کتاب الزکوٰۃ کی شرح میں کہا ہے کہ تنہا ابن جریر کا قول مذہب میں کوئی صورت نہیں گنی جاتی، اگرچہ وہ خود اصحاب شافعی کے طبقات میں شمار نہ کیا جاتا ہے، اور نووی نے تہذیب میں ذکر کیا ہے کہ ابو عاصم عبادی نے ابن جریر کو فقہائے شافعیہ میں بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ شخص ہمارے علمائے یگانہ میں سے ہے، اس نے شافعیہ کی فقہ ربیع مرادی اور حسن زعفرانی سے سیکھی۔ نووی کا کلام ختم ہوا۔

اور اس منسوب بشافعی ہونے کے یہ معنی ہیں کہ اجتہاد اور دلیلوں کی تلاش کرنے اور بعض کو بعض پر مرتب کرنے میں امام شافعی کے طریق پر چلا اور اس کا اجتہاد امام کے اجتہاد سے موافق پڑا اور اگر کہیں مخالف ہوا تو مخالفت کی پرواہ نہیں کی اور امام کے طریقہ سے بجز چند مسائل کے بخارج نہیں ہوا اور یہ امر اس کے شافعی مذہب میں داخل رہنے (کے خلاف نہیں) اور محمد بن اسمٰعیل بخاری بھی اسی جنس کے ہیں کہ وہ طبقات شافعیہ میں گنے جاتے ہیں اور جن لوگوں نے ان کو طبقات شافعیہ میں ذکر کیا ہے ان میں سے شیخ تاج الدین سبکی ہے کہ اس نے کہا ہے کہ بخاری نے فقہ حمیدی سے سیکھی اور حمیدی نے شافعی سے فقہ سیکھی اور ہمارے استاد علامہ نے بخاری کو شافعیوں میں داخل کرنے پر یہ حجت پکڑی ہے کہ تاج الدین نے ان کو طبقات شافعیہ میں ذکر کیا ہے اور نووی کا کلام جو ہم نے ذکر کیا اس امر کا شاہد ہے۔ انتہی

(الانصاف مع ترجمہ اُردو کشاف، ص ۶۶، ۶۷)

خلاصہ کلام یہ کہ اگر ہم امام بخاری کو مجتہد مطلق منتسب الی الشافعی تسلیم کرلیں تب بھی وہ زمرۂ شافعیہ سے خارج

نہیں ہوسکتے مگر امام بخاری کے لئے ایسا مجتہد ہونا کسی خاص امتیاز کی وجہ سے نہیں ہوسکتا کیونکہ مذہب شافعی میں ایسے بہت سے مجتہد ہوئے ہیں، چنانچہ شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

واما مذهب الشافعی فاکثر المذاهب مجتهدا مطلقاً (انصاف مع اُردو ترجمہ، ص ۷۸)

بطور مثال چند نام مع حوالہ درج کئے جاتے ہیں:

۱۔ امام ابن المنذر

کان اماما مجتهد (طبقات الشافعیه الکبریٰ للتاج السبکی، جز ثانی، ص ۱۳۸) امام مجتہد تھے۔

۲۔ امام ابن خزیمه

امام الائمة ابوبکر السلمی النیسا بوری المجتهد المطلق (طبقات، ثانی، ص ۱۳۰) ابوبکر السلمی نیشاپوری مجتہد مطلق تھے۔

۳۔ امام ابن جریر الطبری

الامام الجلیل المجتهد المطلق (طبقات، ثانی، ص ۱۳۵) امام جلیل مجتہد مطلق تھے۔

٤۔ ابوالقاسم ابن ابی یعلیٰ الدبوسی

کان قطبا فی الاجتهاد (طبقات، جز رابع، ص ٦) اجتہاد میں قطب تھے۔

٥۔ ابوالفتح تقی الدین بن دقیق العید

شیخ الاسلام الحافظ الزاهد الورع الناسك المجتهد المطلق (طبقات، جز سادس، ص ۲) شیخ الاسلام، حافظ، زاہد، پارسا، مجتہد مطلق تھے۔

٦۔ امام علی بن عبدالکافی السبکی

استاذ الاستاذ ین واحد المجتهدین (طبقات، جز سادس، ص ١٤٧) استاذ الاساتذہ مجتہدین میں سے تھے۔

یہ سب مجتہد منتسب تھے، ان میں کوئی بھی مستقل نہ تھا، چنانچہ علامہ سیوطی نے شرح التنبیه میں لکھا ہے:

ولا اعلم احدا بلغ هذه الرتبة من الاصحاب الا ابا جعفر ابن الجریر الطبری فانه کان شافعیا ثم استقل۔

یعنی میں کسی کو اصحابِ شافعی سے نہیں جانتا کہ اجتہادِ مستقل کے درجے کو پہنچا ہو بجز ابو جعفر ابن جریر کے کہ وہ شافعی تھا پھر مذہب میں مستقل ہو گیا۔ (انصاف مع ترجمہ اُردو، ص ٦٦)

مگر ابن زیاد نے ثابت کیا ہے کہ ابن جریر بھی مجتہد مستقل نہ تھا جیسا کہ اوپر گزرا۔

بیان بالا سے معلوم ہو گیا کہ امام بخاری مجتہد مستقل نہ تھے بلکہ مجتہد مطلق منتسب الی الشافعی تھے، مگر یہاں یہ بھی جتا دینا ضروری ہے کہ ان کے مجتہد منتسب الی الشافعی ہونے پر بھی علمائے کرام کا اتفاق نہیں، شیخ الاسلام تاج سبکی نے اپنے طبقات میں تصریح فرمادی ہے کہ فلاں بزرگ مجتہد مطلق تھا جیسا کہ مثالوں سے ظاہر ہے، مگر آپ نے امام بخاری کو مجتہد نہیں لکھا، امام بخاری کی نسبت آپ کے الفاظ یہ ہیں:

هوامام المسلمين وقدوة الموحدين وشيخ المؤمنين والمعول عليه فى احاديث سيّد المرسلين وحافظ نظام الدين ابو عبدالله الجعفى مولا هم البخارى صاحب الجامع الصحيح

(طبقات، جز ثانی، ص ٢)

یعنی وہ مسلمانوں کے امام، موحدین کے پیشوا، مومنوں کے شیخ، حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں میں معتمد علیہ اور دین کے نظام کے حافظ ابو عبد اللہ جعفی خاندانِ جعف کے مولا یعنی امام بخاری مؤلف جامع صحیح۔ انتہی

اس سے ظاہر ہے کہ امام بخاری کی شہرت محض فنِ حدیث میں ہے، امام یاقوت حموی (متوفی ٦٢٦ھ) بخارا کے حال میں لکھتے ہیں:

وينسب الىٰ بخارا خلق كثير من ائمة المسلمين فى فنون شتى منهم امام اهل الحديث ابو عبدالله محمد بن اسمٰعيل (معجم البلدان، جلد ثانی، ص ٨٥)

یعنی بخارا کی طرف بہت سے لوگ منسوب ہیں جو مختلف فنون میں مسلمانوں کے امام ہیں، ان میں سے اہل حدیث کے امام ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل ہیں، انتہیٰ

نظر بر اختصار میں دیگر حوالہ جات کو یہاں نقل نہیں کرتا، ان میں سے بالخصوص شیخ الاسلام تاج الدین سبکی کا قول نہایت وزن رکھتا ہے، آپ شافعی ہیں، آپ کے والد مجتہد مطلق تھے، آپ خود مجتہد مطلق ہیں، چنانچہ علامہ جلال الدین سیوطی آپ کے حال میں تحریر فرماتے ہیں:

كتب مرة ورقة الىٰ نائب الشام يقول فيها وانا اليوم مجتهدالدنيا على الاطلاق لا يقدر

احدیرد علی هذه الکلمة وهو مقبول فیما قال عن نفسه (حسن المحاظرہ فی اخبار مصر و القاهرہ، جزاوّل، ص ۵۰)

ترجمہ۔ قاضی القضاۃ شیخ الاسلام تاج سبکی نے ایک دفعہ حاکم شام کو رقعہ لکھا جس میں یہ قول درج تھا کہ میں آج دنیا کا مجتہد مطلق ہوں، کوئی شخص میرے اس قول کی تردید نہیں کرسکتا اور ان کا قول اپنی نسبت مقبول ہے۔ انتہیٰ

جب ایسا شخص کہ جس کو علامہ سیوطی بلکہ دنیا مجتہد مطلق تسلیم کرتی ہے، اپنی ایک تصنیف میں جو علماء وفقہائے شافعیہ پر حاوی ہے، امام بخاری کو مجتہد مطلق نہیں لکھتا حالانکہ دیگر ائمہ شافعیہ کے نام کے آگے جو اس رتبہ کے لائق ہیں ان کے مجتہد ہونے کی تصریح فرمادیتا ہے تو اس شیخ کے قول کے راجح بلکہ صحیح ہونے میں شک نہیں ہوسکتا، پھر وہ شیخ اپنے اس قول میں منفرد بھی نہیں، بلکہ کثرت سے دیگر ائمہ اس کی تائید کررہے ہیں، سچ ہے اهل البیت ادریٰ بما فیه، ولی راولی می شناسد۔

یہاں یہ امر بھی قابل غور ہے کہ امام ترمذی نے جو امام بخاری کے شاگرد ہیں اپنی جامع میں جہاں فقہاء کے مذاہب بیان کئے ہیں وہاں کہیں بھی امام بخاری کا ذکر نہیں کیا، ہاں حدیثوں کے متعلق امام بخاری کا جابجا ذکر ہے، پس ثابت ہوا کہ امام بخاری کا مجتہد منتسب ہونا بھی قولِ مرجوح وضعیف بلکہ نادرست ہے، لہذا امام بخاری کے مقلد شافعی اور شافعی المذہب ہونے میں کسی طرح کا شک نہ رہا۔

قال البنارسی

امام بخاری کا مقلد نہ ہونا

امام پر تیسرا اعتراض ''کہ مقلد شافعی تھے'' ایسا لچر ہے جیسے روزِ روشن کو شب سے تعبیر کرنا جو اُلٹی کھوپری والے کا کام ہے، اس لئے کہ جب امام کا مجتہد ہونا ثابت ہے اور خود حنفیہ کے اقوال سے، تو وہ مقلد کیسے ہوسکتے ہیں، اس لئے کہ مجتہد مقلد نہیں ہوتا، بلکہ اجتہاد وتقلید میں تنافی وتضاد ہے اور عقل بھی اس کو تسلیم نہیں کرسکتی کہ اتنا بڑا باکمال شخص امام الدنیا اپنے سے نیچے درجہ (امام شافعی) کا مقلد ہو...... لا یقول بذلك الامن سفه نفسه، ہاں اگر کوئی ابن ہنبقہ کا شاگرد یہ کہے کہ ''اجتہاد کا دروازہ ائمہ پر بند ہوگیا لہذا امام بخاری مجتہد مستقل نہیں ہوسکتے پس لامحالہ مقلد ہوں گے''، یہ اس کے حق پر اور کلنک کا ٹیکہ لگانے والا ثابت ہوگا، اس لئے کہ خود محققینِ حنفیہ اس بات کو تسلیم نہیں کرتے، ملا عبدالعلی بحرالعلوم حنفی نے فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت میں بڑے زوروں سے اس کی تردید کی ہے اور ایسے خیال کو بوالہوسی

سے تعبیر کیا ہے، وللتفصیل مقام اٰخرین من شاء فلیراجع الیھا، حاصل یہ کہ دروازہ اجتہاد کا کھلا ہوا ہے اور تا قیامت بند نہ ہوگا اور امام بخاری کا مقلد نہ ہونا بلکہ مجتہد مستقل ہونا اظہر من الشّمس وابین من الامس ہے، وھــذا ھــو المقصود والمرادو المطلوب (حل مشکلات بخاری، حصہ اوّل، ص ۸،۹)

اقول

امام بخاری کو بعض متاخرین نے مجتہد منتسب لکھا ہے مگر ان کا یہ قول مرجوع وضعیف بلکہ نادرست ہے جیسے کہ پہلے بیان ہو چکا ہے، اگر ہم ان کو مجتہد منتسب بھی تسلیم کرلیں تب بھی وہ مقلدین شافعی اور زمرۂ شافعیہ سے خارج نہیں ہوسکتے، امام بخاری کو مجتہد مستقل کہنا تمام دنیا میں بنارسی اور اس کے یاروں کی گھڑت ہے اور یہ اس کی نادانی نتیجہ ہے، اس بیچارے نے یہ لفظ تو سنے سنائے لکھ دیئے کہ ''مجتہد مقلد نہیں ہوتا بلکہ اجتہاد وتقلید میں تنافی وتضاد ہے اجتہاد کا دروازہ ائمہ اربعہ پر بند ہوگیا'' مگر وہ یہ نہیں سمجھا کہ کس قسم کا مجتہد مقلد نہیں ہوتا، جس اجتہاد وتقلید میں تنافی وتضاد ہے وہ کس قسم کا اجتہاد ہے؟ اجتہاد کا دروازہ اگر ائمہ اربعہ پر بند ہوگیا تو کس قسم کے اجتہاد کا؟ اسی واسطے وہ امام بخاری کے مجتہد مستقل ہونے کو اظہر من الشّمس بتا رہا ہے اور امام شافعی کو امام بخاری سے نیچے درجہ میں لکھ رہا ہے اور اس خیال میں ہے کہ ائمہ اربعہ کی سینکڑوں ہزاروں اور بھی مجتہد مستقل ہوئے ہیں اور ہوں گے، ایسا نادان اگر مشکوٰۃ شریف یا بخاری شریف کے اُردو ترجمہ خوان کو مجتہد مستقل کہہ دے تو کیا تعجب ہے؟ بہرحال ہمیں شایاں نہیں کہ ایسے دریدہ دہن کا ترکی بہ ترکی جواب دیں بلکہ ہمیں چاہئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلق عظیم کو اپنا اسوۂ حسنہ بنانے میں کوشش کریں۔

اب جناب مولانا مولوی عبداللہ صاحب حنفی خانقاہی بہاری کے مضمون کا کچھ حصہ ''قال البہاری'' کے عنوان سے درج کیا جاتا ہے اور بدستور سابق اس کا جواب اور جواب الجواب مذکور ہوتا ہے۔

قال البھاری

ناظرین! شحنہ ہند کے یکم جولائی کے پرچہ میں ایک اعظم گڈھی مضمون نگار کی تحریر بعنوان ''امام بخاری اور امام ابو حنیفہ کا مقابلہ'' دیکھی جس میں لائق مضمون نگار نے جھوٹ موٹ اپنے مجتہد امام بخاری کو فلک الافلاک پر پہنچانے میں حتیٰ الوسع اپنے دانستہ کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھا، اس کے اپنے فرضی مجتہد مرحوم کے مقابلہ میں امام عالی مقام حضرت سیدنا ابوحنیفہ کی تحقیر تنقیص میں کوئی کسر باقی نہ رکھی۔ (الجرح علی البخاری، حصہ اوّل، ص ۸۷)

قال البنارسی

دنیا میں اصلی مجتہد صرف ایک امام بخاری ہی ہوئے ہیں جو واقعی اس قابل ہیں کہ ان کا رتبہ فلک الافلاک سے بھی بالا ہو،ان کے علاوہ باقی اور نام کے مجتہد ضرور تھے،امام بخاری کا مجتہد ہونا ایک ایسا بدیہی مسئلہ ہے کہ اس کے لئے دلیل کی ضرورت ہی نہیں: آفتاب آمد دلیلِ آفتاب۔(حل مشکلات بخاری،حصہ دوم،سوم،ص۳۴)

اقول (علامہ توکلی فرماتے ہیں)

بنارسی اوپر لکھ چکا ہے کہ اجتہاد کا دروازہ کھلا ہوا ہے اور تا قیامت بند نہ ہوگا جس کا مطلب یہ تھا کہ ائمہ اربعہ کی طرح اور بھی مجتہد ہوتے رہیں گے مگر یہاں یہ بتایا کہ دنیا میں اصل مجتہد صرف امام بخاری ہیں، باقی سب برائے نام مجتہد ہیں،ایسے پراگندہ کلام کا کیا اعتبار ہے؟

قال البہاری

اس بات کو تمام اسلامی دنیا جانتی ہے کہ امام بخاری ایک مقلد شافعی طریقے کے تھے اور ان کے مقلد ہونے کی وجہِ خاص یہ ہوئی کہ اپنے دانستہ تو بیچارے تمام عمر منصبِ فقاہت اور اجتہاد کے لئے خدا کے آگے روتے اور شور وفغاں مچاتے رہے مگر مشیت تو یہی تھی کہ وہ محض مقلد بنے رہیں،تب مقلد کے سوا مجتہد ہوتے تو کس طرح ہوتے؟ (الجرح علی البخاری،ص۹۰)

قال البنارسی

امام بخاری کو مقلد کہنا ایسا ہی ہے جیسے سپید کو سیاہ اور دن کو رات کہنا،تعجب ہے کہ جو شخص اپنی کتاب میں امام شافعی کی جا بجا تردید کرے وہ بھی ان کا مقلد کہا جاوے،امر واقعی یہ ہے کہ امام بخاری ہرگز مقلد نہ تھے بلکہ خود مجتہد تھے، اس کی بحث میں بہت سے رسائل میں کر چکا ہوں۔(حل مشکلاتِ بخاری،حصہ دوم،سوم،ص۳۵)

اقول (علامہ توکلی فرماتے ہیں)

بنارسی دوسری جگہ یوں لکھتا ہے:''امام بخاری کے اکثر مسائل امام شافعی سے مل گئے ہیں لیکن وہ شافعی کے مقلد نہیں بلکہ بعض جگہ شافعی کا صریح خلاف کیا ہے،ان پر الزام تقلید شافعی کا نہایت غلط و باطل وافتراء ہے جس کو میں اپنے کئی رسالوں میں مفصل لکھ چکا ہوں''۔(حل مشکلات بخاری،حصہ دوم،سوم،ص۱۲۴)

بنارسی کی ہر دو عبارت سے پایا جاتا ہے کہ اس کے نزدیک امام بخاری کا بعض مسائل میں امام شافعی کے خلاف

کرنا اس امر کی دلیل ہے کہ امام بخاری مجتہد مستقل تھے نہ مقلدِ شافعی، اس کے جواب میں گزارش ہے کہ دنیا میں کسی نے امام بخاری کو مجتہد مستقل نہیں کہا اور نہ وہ ہیں، ہاں بعض متأخرین نے ان کو مجتہد مطلق یعنی منتسب الی الشافعی بتایا ہے مگر یہ قول مرجوع وضعیف بلکہ نادرست ہے، بخاری شریف کے تراجم ابواب دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری نے اجتہاد منتسب میں کوشش کی مگر وہ سعی نامشکور وغیر مقبول ثابت ہوئی حتیٰ کہ امام ترمذی نے اپنی جامع میں مذاہبِ فقہاء کو بیان کرتے ہوئے کہیں اپنے استاد امام بخاری کا نام تک نہیں لیا، ہاں احادیث کے متعلق ان کا بہت جگہ ذکر کیا ہے، اگر ہم امام بخاری کو مجتہد مطلق منتسب الی الشافعی تسلیم کرلیں تو بھی وہ مقلدین شافعی کے زمرہ سے خارج نہیں ہوسکتے جیسا کہ پہلے آچکا ہے اور ان کا بعض مسائل میں خلاف شافعی کرنا ان کو زمرۂ شافعیہ سے نہیں نکال سکتا، چنانچہ شیخ الاسلام مجتہدِ مطلق تاج الدین سبکی امام ابن المنذر رکے ترجمہ میں تحریر فرماتے ہیں:

قال شیخنا الذهبی کان علیٰ نهایة من معرفة الحدیث و الاختلاف و کان مجتهد الا یقلد احدا(قلت) المحمدون الاربعة محمد بن نصر ومحمد بن جریر و ابن خزیمة وابن المنذر من اصحابنا وقد بلغوا درجة الا جتهاد المطلق ولم یخرجهم ذٰلک عن کونهم من اصحاب الشافعی المخرجین علی اصوله المتمذهبین بمذهبه لوفاق اجتهاد هم اجتهاده بل قدادعی من بعد هم من اصحابنا الخلص کالشیخ ابی علی وغیره انه وافق رأیهم رأی الامام الاعظم فتبعوه ونسبوا الیه لانهم مقلدون فما ظنک بهٰولآء الاربعة فانهم وان خرجوا عن رأی الامام الاعظم فی کثیر من المسائل فلم یخرجوا فی الاغلب فاعرف ذٰلک واعلم انهم فی احزاب الشافعیة معدودون وعلیٰ اصوله فی الاغلب مخرجون وبطریقه متهذبون وبمذهبه متمذهبون۔(طبقات الشافعیة الکبریٰ، جز ثانی، ص۱۲۶)

ترجمہ۔ ہمارے شیخ ذہبی نے کہا کہ ابن المنذر رکو حدیث واختلاف میں غایت درجے کی معرفت حاصل تھی اور وہ مجتہد تھے، کسی کی تقلید نہ کرتے تھے، میں کہتا ہوں کہ چاروں محمد یعنی محمد بن نصر اور محمد بن جریر اور محمد بن خزیمہ اور محمد بن منذر رہمارے اصحابِ شافعیہ میں سے ہیں اور وہ اجتہادِ مطلق کے درجہ کو پہنچ گئے تھے اور ان کے مجتہد مطلق ہونے نے ان کو امام شافعی کے ایسے اصحاب کے زمرہ سے خارج نہ کیا جو اصولِ شافعی پر تخریجِ مسائل کرتے اور مذہبِ شافعی پر چلتے تھے خواہ ان کا اجتہاد امامِ شافعی کے اجتہاد سے فوقیت لے گیا، بلکہ ان چاروں کے بعد ہمارے بعض خالص اصحاب

شافعیہ مثلاً ابو علی وغیرہ نے دعویٰ کیا کہ ہماری رائے امام اعظم (شافعی) کی رائے سے موافق نکلی اس لئے ہم نے امام شافعی کا اتباع کیا اور امامِ شافعی کی طرف منسوب ہوئے نہ یہ کہ ہم مقلد ہیں، پس ان چاروں کی نسبت تمہارا کیا گمان ہے جو اگرچہ بہت سے مسئلوں میں امامِ اعظم (شافعی) کی رائے سے نکل گئے ہیں، مگر اغلب مسائل میں امام شافعی کی رائے سے نہیں نکلے، اسے خوب سمجھ لے اور جان لے کہ یہ چاروں زمرۂ شافعیہ میں گنے جاتے ہیں اور اکثر مسائل میں امام شافعی کے اصول پر تخریجِ مسائل کرنے والے اور طریقِ شافعی کے صاف کرنے والے اور مذہبِ شافعی پر چلنے والے ہیں۔ انتھیٰ

اس عبارت سے روزِ روشن کی طرح ظاہر ہوگیا کہ امام بخاری مجتہد مطلق منتسب بھی نہ تھے ورنہ علامہ سبکی بجائے چاروں کے پانچوں لکھتے، دوسرے یہ کہ اگر وہ مجتہد مطلق منتسب ہوتے تب بھی مقلدینِ شافعی میں شمار ہوتے خواہ بعض مسائل میں امام شافعی کے خلاف کرتے، لہٰذا امام بخاری پر عدم تقلیدِ شافعی کا الزام نہایت غلط و باطل وافتراء ہے۔

بنارسی نے اگر اس بحث میں کئی رسالے لکھے تو کیا ہوا، فقیر ہیچمدان بے بضاعت کے یہ چند اوراق بفضلہٖ تعالیٰ ان سب کا جواب سمجھئے، اگر بنارسی یا اس کا کوئی ہم مشرب ایڑی چوٹی کا زور لگائے کہ کسی طرح امام بخاری کو مجتہد مستقل ثابت کرے تو وہ ہرگز ایسا نہ کرسکے گا، بنارسی تو اپنی غلط فہمی کے سبب ایک امام بخاری کے لئے اتنا تڑپ رہا ہے، آؤ ہم آپ کو بستان محدّثین کی سیر کرائیں، وہاں بھی آپ دیکھیں گے کہ کیسے بڑے بڑے ائمہ نے تقلید کا عزت افزا ہار اپنے گلے میں ڈالا ہوا ہے۔

۱۔ امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی صاحب السنن (متوفی ۲۷۵ھ) مردم را مذہبِ او اختلاف است، بعضے گویند کہ شافعی بود و بعضے گویند حنبلی۔ (بستان المحدثین، مصنفہ مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی، ص ۱۰۸)

ان کے مذہب میں علماء کا اختلاف ہے، بعض نے کہتے ہیں شافعی تھے اور بعض نے کہا ہے حنبلی تھے۔

۲۔ امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی، صاحب السنن (متوفی ۳۰۳ھ) او شافعی المذہب بود چنانچہ مناسک او براں دلالت دارد۔ (بستان المحدثین، ص ۱۱۱)

شافعی تھے، ان کی کتاب مناسک اس پر شاہد ہے۔

۳۔ امام عبداللہ بن مبارک امیر المؤمنین فی الحدیث (متوفی ۱۸۱ھ) در اوّل از شاگردانِ امام اعظم بودند وطریقِ تفقہ از ایشاں می آموختند وچوں امامِ اعظم وفات یافتند در مدینہ منورہ نزد حضرت امام مالک تفقہ نمودند پس اجتہاد

ایشاں گویا ہیئت مجموعہ ہر دو طریق است ولہذا ایشاں را حنفیہ حنفی شمارند و مالکیہ در طبقات خود مے نگارند۔(بستان المحدثین،ص ۵۸)

عبداللہ بن مبارک، امیر المؤمنین فی الحدیث تھے، ابتداء میں امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی شاگردی اختیار کی اور فقہ کی تعلیم ان سے حاصل کی، امام اعظم علیہ الرحمہ کی وفات کے بعد مدینہ منورہ میں امام مالک علیہ الرحمہ سے فقہ کی مزید تعلیم حاصل کی، ان کا اجتہاد ان ہر دو فقہ کا مجموعہ ہے، اسی لئے حنفی ان کو احناف میں اور مالکی طبقۂ مالکیہ میں شمار کرتے ہیں۔

۴۔امام دار قطنی، صاحب السنن (متوفی ۳۸۵ھ)، نام و نسب او علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن دینار بن عبداللہ است و کنیت او ابو الحسن در مذہب شافعی ست۔(بستان المحدثین،ص ۴۴)

امام دار قطنی، صاحب السنن، ان کا نام و نسب اس طرح ہے، علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن دینار بن عبداللہ، ان کی کنیت ابو الحسن اور مذہب شافعی ہے۔

۵۔امام ابوبکر بیہقی (متوفی ۴۵۸ھ) امام الحرمین در حق او گفتہ است کہ ہیچ شافعی در عالم نیست مگر امام شافعی را بروے منت و احسان است الا ابوبکر بیہقی کہ منت و احسان او بر شافعی است زیرا کہ در تصانیف خود نصرتِ مذہب او نمودہ۔(بستان المحدثین،ص ۵۰)

امام ابوبکر بیہقی، امام الحرمین نے ان کے بارے میں کہا ہے کہ دنیا میں کوئی شافعی ایسا نہیں جس پر امام شافعی کا احسان نہ ہو، سوائے امام ابوبکر بیہقی کے، کیونکہ ان کا احسان امام شافعی پر ہے، جنہوں نے اپنی تصنیفات کے ذریعے ان کے مذہب کی تائید و حمایت کی ہے۔

۶۔امام ابومحمد حسین بن محمد بغوی صاحب شرح السنہ (متوفی ۵۱۶ھ) جامع است در سہ فن و ہر یک را بکمال رسانیدہ، محدّث بے نظیر و مفسّر بے عدیل است و فقیہ شافعی صاحب فقہ است۔(بستان المحدثین،ص ۵۱)

امام ابومحمد حسین البغوی، صاحب شرح السنۃ، آپ تینوں علوم کے جامع ہیں اور ہر ایک میں درجۂ کمال کو پہنچے ہوئے ہیں، محدّث بے مثال اور مفسر بے بدل ہیں اور فقہ شافعی کے امام ہیں۔

مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب کے بستان کی اتنی ہی سیر کافی ہے، آؤ ہم تمہیں ان کے والد کا انصاف بھی دکھادیں، وھو اھذا:

فمن مادة مذهبه كتاب المؤطا وهو وان كان متقدما على الشافعي فان الشافعي بنى عليه مذهبه وصحيح البخاری وصحيح مسلم وكتب ابی دائود والترمذی وابن ماجة والدارمی ثم مسند الشافعي وسنن النسائی وسنن الدارقطني وسنن البيهقي وشرح السنة للبغوی، اما البخاری فانه وان كان منتسبا الى الشافعي موافقا له فی كثير من الفقه فقد خالفه ايضاً فی كثير ولذالك لا يعد ماتفرد به من مذهب الشافعي واما ابوداؤد والترمذی فهما مجتهد ان منتسبان الى احمد واسحق وكذٰلك ابن ماجة والدارمی فيما نری والله اعلم واما مسلم وابو العباس الاصم جامع مسند الشافعي والام والذين ذكرنا هم بعده فهم منفردون لمذهب الشافعي يتاصلون دونه۔

ترجمہ۔ ”امام شافعی کے مذہب کے مذہب کی اصل کتاب مؤطا ہے اگر چہ وہ شافعی سے پہلے کی ہے لیکن شافعی نے اس پر اپنے مذہب کی بنا ڈالی اور نیز ان کے مذہب کی اصل کتابیں یہ ہیں صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی، پھر مسند شافعی اور سنن نسائی اور سنن دارقطنی اور سنن بیہقی اور بغوی کی شرح السنہ، ان میں سے بخاری نے اگر چہ منسوب بشافعی اور بہت سی فقہ میں ان کے موافق ہے پھر بھی بہت سی باتوں میں ان کا خلاف کیا ہے اور اسی وجہ سے جن مسائل میں وہ علیحدہ ہوئے ہیں وہ مسائل امام شافعی کے مذہب سے شمار نہیں ہوتے، اور ابوداؤد اور ترمذی دونوں مجتہد ہیں اور منسوب امام احمد اور اسحٰق کی طرف اور اسی طرح ہمارے خیال میں ابن ماجہ اور دارمی ہیں، واللہ اعلم اور مسلم اور ابوعباس اصم جس نے مسند شافعی اور کتاب امّ کو جمع کیا ہے اور وہ لوگ (یعنی امام نسائی، امام دارقطنی، امام بیہقی، امام بغوی) جن کا ذکر ہم نے بعد مسند شافعی کے کیا ہے، وہ لوگ محض مذہبِ شافعی کے مقلد ہیں اور اسی پر جمے ہوئے ہیں“۔ (انصاف مع ترجمہ اُردو کشاف، ص ۷۹، ۸۰)

(مولوی محمد احسن صاحب نانوتوی نے فهم منفردون لمذهب الشافعي يتاصلون دونه کا ترجمہ یوں کیا ہے: ”وہ لوگ مذہب شافعی سے علیحدہ ہیں جو ان کے اصول کے سوا دوسرے اصول رکھتے ہیں“ یہ ترجمہ درست نہ تھا اس لئے میں نے اسے برقرار نہیں رکھا“۔ توکلی)

پس شاہ صاحب کے نزدیک امام مسلم اور ابوعباس اصم اور امام نسائی اور امام دارقطنی اور امام بیہقی اور امام بغوی محض مقلدین شافعی ہیں جو کسی قسم کے اجتہاد کا منصب نہیں رکھتے اور امام بخاری شافعی ابوداؤد ترمذی اور ابن ماجہ و دارمی حنبلی ہیں جو اجتہاد منتسب کا درجہ رکھتے ہیں۔

ناظرین! آپ کو دیر تو ہوگئی، ایک مجتہد مطلق کا فیصلہ بھی سنتے جایئے، وھی ھذہ:

امام بخاری (طبقات الشافعیۃ الکبریٰ، جز ثانی، ص ۱)، امام ابوداوٗد سلیمان بن اشعت سجستانی (طبقات، ثانی، ص ۴۸)، حافظ ابو سعید دارمی (طبقات، ثانی، ص ۵۳)، امام ابو عبدالرحمٰن نسائی (طبقات، ثانی، ص ۸۳)، امام دارقطنی (طبقات، ثانی، ص ۳۱۰)، امام بیہقی (طبقات، ثالث، ص ۳)، امام محی السنہ بغوی (طبقات، رابع، ص ۲۱۴)

یہ سب مقلدین شافعی ہیں جن کا فنِ حدیث میں بڑا پایہ ہے۔

تو کلی بس اب مضمون ختم کر! انصاف پسند طبیعتوں کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔ والحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہٖ سیّدنا محمد والہٖ وصحبہٖ اجمعین۔